99543 ۔ غسل کرنے سے وضو بھی ہو جائے گا؟

سوال

کیا جمعہ کے دن صرف غسل کرنے سے خواتین کا وضو بھی ہو جائے گا؟ اور کیا عیدین کے موقع پر کیا جانے والا مستحب غسل کرنے سے بھی وضو ہو جائے گا؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر غسل کرنے والے شخص نے صرف کفایت کرنے والا غسل کیا جو کہ سوال نمبر: (10790) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے، جس میں صرف بدن پر پانی بہایا جاتا ہے، غسل سے قبل وضو نہیں کیا جاتا، تو اسکے بارے میں کچھ تفصیل ہے:

اگر غسل جنابت، حیض، یا نفاس کی وجہ سے واجب تھا، اور ناپاکی [حدث اکبر]ختم کرنے کیلئے غسل کیا گیا تو اہل علم کے صحیح قول کے مطابق ایسا غسل وضو سے کفایت کرجائےگا، کیونکہ حدث اصغر [بے وضگی] حدث اکبر میں شامل ہوتی ہے، چنانچہ غسل کرنے سے جب حدثِ اکبر ختم ہوگیا تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ حدث اصغر [بے وضگی] بھی ختم ہوجائے۔

اور اگر غسل جمعہ اور عیدین کا مسنون غسل تھا ، تو مرد ہو یاعورت کسی کی طرف سے بھی یہ غسل وضو سے کفایت نہیں کریگا۔

چنانچہ "شرح مختصر خلیل" از : خرشی(1/175) میں ہے کہ:

"واجب غسل کی صورت میں اگر نہانے والا شخص صرف غسل پر ہی اکتفاء کرے تو وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اور اگر واجب غسل نہ ہو مثلا: جمعہ اور عیدین وغیرہ کا غسل تو جب بھی نماز کا ارادہ ہوگا تو وضو کرنا پڑے گا"انتہی

اور "حاشية الصاوي على الشرح الصغير" (1/173-174) ميں ہے كہ:

"غسل جنابت وضو سے كفايت كر جاتا ہے، اور اگر جمعہ يا عيدين كيلئے كيا جانے والا مستحب غسل ہو، وضو سے كفايت نہيں كريگا، اس لئے جب بھى نماز كا ارادہ ہوگا تو وضو لازمى كرنا پڑيگا"انتہى

شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ "مجموع فتاوى ابن باز" (10/173-174) ميں كہتے ہيں :

"اگر غسلِ جنابت تھا ، اور غسل كرنے والے شخص نے حدث اصغر و اكبر دونوں كى نيت كى تو دونوں سے كفايت كر جائے گا، ليكن افضل يہ ہى ہے كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم كى اقتدا كرتے ہوئے پہلے شرمگاہ دھوئے، اسكے بعد مكمل وضو كر كے پورا غسل كرے، يہى حكم حائضہ اور نفاس والى خاتون كا ہے۔

اور اگر غسل واجب نہيں تھا بلكہ جمعہ كا غسل يا روز مرہ صفائى ستھرائى اور گرمى سے بچنے كيلئے يا كسى اور مقصد كيلئے غسل كر رہا ہےتو وضو سے كفايت نہيں كريگا، چاہے وضو كى نيت ہى كيوں نہ كرلے؛ كيونكہ غسل كرتے وقت وضو والى ترتيب نہيں رہتى، حالانكہ ترتيب وضو ميں فرض ہے، اور نہ ہى حدث اكبر [جنابت وغيرہ]موجود ہے جسے ختم كرنے كى نيت ميں حدث اصغر بھى اس ميں شامل ہوسكے، جبكہ غسل جنابت ميں ايسے ہوسكتا ہے[يعنى غسل جنابت كے بعد وضو كى ضرورت نہيں]"انتہى

اور اسى طرح " مجموع الفتاوى " (10/175-176) ميں ہے كہ:

جنبى كيلئے سنت يہ ہے كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم كى اقتدا كرتے ہوئے پہلے وضو كرے، پھر غسل، اور اگر غسل جنابت كرتے ہوئے حدث اكبر و اصغر دونوں كى نيت كى تو يہ غسل دونوں سے كفايت كر جائے گا، ليكن يہ كام افضل نہيں ہے، اور اگر يہ غسل مستحب غسل تھا يعنى جمعہ كے دن كا غسل يا گرمى سے بچنے كيلئے غسل كيا جا رہا تھا تو پھر اكيلا غسل وضو سے كفايت نہيں كريگا، بلكہ غسل سے پہلے يا بعد ميں وضو لازمى كرنا ہوگا؛ كيونكہ آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: (اللہ تعالى تم ميں سے كسى كى نماز بے وضو ہونے پر قبول نہيں كرتا جب تک وہ وضو نہ كرلے)اس حديث كے صحيح ہونے پر سب كا اتفاق ہے۔

اور آپ صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ بھى فرمان ہے كہ: (نماز بغير وضو كے قبول ہى نہيں ہوتى)مسلم

اور غسلِ مستحب يا غسلِ مباح حدث اصغر [بے وضگى]سے كفايت نہيں كرتا، الّا كہ انسان اسى طرح [وضو]كرے جيسے اللہ تعالى نے كرنے كا حكم قرآن ميں ديا ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ)

ترجمہ: ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو اپنے چہرے، کہنیوں تک ہاتھ دھو لو، سر کا مسح کرو، اور ٹخنوں تک پاؤں دھو لو۔ المائدۃ/6

اور اگر غسل جنابت، حیض یا پھر نفاس کی وجہ سے تھا ، اور غسل کرنے والے نے دونوں حدث اکبر[جنابت وغیرہ]اور حدث اصغر [بے وضگی] رفع کرنے کی نیت کی تو دونوں سے کفایت کر جائے گا؛ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان ہے: (بیشک اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کو اسکی نیت کے مطابق ملے گا)اس حدیث کے صحیح ہونے پر سب کا اتفاق ہے"انتہی

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ "لقاء الباب المفتوح" (لقاء نمبر: 109/سوال نمبر: 14) میں کہتے ہیں:

"اگر وضو کی نیت سے نہا لے، اور وضو نہ کرے تو اسکا یہ غسل وضو سے کفایت نہیں کریگا، الّا کہ غسلِ جنابت ہوتو وضو کرنے کی ضرورت نہیں رہتی ؛ کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا: (وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوا)اور اگر تم جنبی ہو تو غسل کر لو۔ المائدۃ/6 ، یہاں پر اللہ تعالی نے وضو کرنے کا حکم نہیں دیا۔[صرف غسل کا ذکر کیا ہے]

اور اگر گرمی سے بچنے کیلئے یا جمعہ کے دن کا مستحب غسل تھا تو الگ سے وضو کرنا پڑے گا، کیونکہ یہ غسل کسی ناپاکی کو دور کرنے کیلئے نہیں ہے۔

اور قاعدہ یہ ہے کہ :اگر غسل جنابت، حیض، وغیرہ کی وجہ سے ہو تو یہ غسل وضو سے کفایت کر جائے گا، اور وضو کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی، اور اگر غسل واجب نہیں ہے تو پھر وضو کرنا پڑے گا"تھوڑی سی تبدیلی کیساتھ اقتباس مکمل ہوا

واللہ اعلم .